بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم



آداب المريدين

مطبع [illegible] واقع [illegible] لکھنؤ مطبوع

CHECKED
CHECKED 1995

٨١٧٧
الف ٢٦
١٦٥

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی منه الهدایة والیه الارشاد والصلوة والسلام علی رسوله محمد خیر العباد وعلی اله واصحابه الداعین الی سبل الرشادة

اما بعد بندۂ احقر ابو الغنا محمد عبد المجید عفی عنه الله الرشید ابن زبدة العارفین عمدة الواقفین حافظ کلام الله القدیم مولانا ابو الحیا محمد عبد الحلیم دام ظله وفیضه العمیم ابن اسوة الکاملین قدوة الواصلین وارث الانبیاء والمرسلین مرشدنا ومرشد المسلمین المشتهر بین المشارق والمغارب صاحب المفاخر والمناقب المقبول بحضرة الله الکریم تاج الاتقیا سراج الاصفیا ہمام الفقہا مقدام العرفا امام العلماء مولانا ابو البقا محمد عبد الحکیم قدس الله سره ونور مرقده وعطر روحه لکھنوی فرنگی محلی موطناً انصاری ایوبی قطبی نسباً حنفی مذہباً قادری رزاقی نظامی مشرباً بخدمت مین اخوان باصفا واعیان باوفا طالبان راہ خدا پیروان طریقۂ رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے الله علیه وآله واصحابه وسلم ومریدان ومسترشدان سلسلۂ علیۂ قادریه رزاقیه نظامیه شاکریه نجاتیه حکیمیه کے خیر خواہانہ نصیحت پرداز ہے کہ یہ رسالۂ مختصر مسمےٰ بنصیحة المریدین فی آداب المرشدین مخصوص واسطے ہدایت خواص وعوام مسترشدان سلسلۂ علیۂ موصوفہ کے پیرایۂ تحریر وسرمایۂ تقریر مین آراستہ کرکے ہدیۂ احباب اولوالالباب کرتا ہے بارگاہ حضرت باری سے امید واری ہے کہ مقبول

طبائع اہل عقیدت فرمائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم بر ضمائر اولی البصائر مخفی ومحجب
مبادکہ حسب ارشاد وتلقین حضرات صوفیۂ عظام ومشائخ کرام واولیاء واتقیاء فخام پیران طریقت واقفان
اسرار حقیقت بعد انعامات خدا تعالی واحسانات رسول خدا صلعم کے حقوق پیر ومرشد کے تمامی حقوق
ارباب حقوق پر فائق ہین بلکہ حقوق مرشد کے وابرؤا اور لوگونکے حقوق کچھ نسبت نہین رکھتے ہین کہ
حقوق مرشد کے حقوق والدین سے بھی اضعافاً مضاعفۃ بالا وزیادہ ہین کما قال بعض العرفاء
والکملاء فحق المرشد اعظم من حق الوالدین فان الوالد سبب الوجود الحاضر والحیاۃ الفانیۃ
والمرشد سبب الحیاۃ الباقیۃ وانما المرشد هو مبین بیان العاقبۃ ومعلم علوم الآخرۃ وهو
سبب للحیاۃ الاخرویۃ الدائمۃ ودر حقیقت مرشد حقیقی سبکے حضرت رسول مقبول صلعم ہین
مرید کہ ولادت ظاہری والدین سے ہے لیکن ولادت معنوی متعلق مرشد سے ہے ولادت
ظاہری کیلیے زندگی چندروزہ ہے اور ولادت معنوی کیواسطے ہمیشہ کی زندگی ہے کہ پیرومرشد اپنے
قلب وروح سے مرید کی نجاسات باطنی کو صاف کرتا ہے اور آلائش درونی کو پاک فرماتا ہے مرشد
کے وسیلے سے مرید لوگ خدا تک پہونچتے ہین جو تمامی سعادات دنیویہ واخرویہ سے بڑھکے ہے مرشد
کے وسیلے سے نفس امارہ جو بالذات خبیث ہے مزکے ومطہر ہوتا ہے اور آمارگی سے مرتبۂ
اطمینان مین پہونچتا ہے اور کفر جبلی سے اسلام حقیقی مین آتا ہے پس مرید کو مرشد کی خوشنودی
ورضامندی مین سعادت اپنی جاننا چاہیے اور پیر کی ناخوشی وناراضی مین شقاوت اپنی سمجھنا
چاہیے نعوذ باللہ من ذالک یعنے خوشی ونیکبختی مرید کیواسطے پیروی مین مرشد کی ہے جبتک
مرید اپنے تئین مرشد کے مریدون مین گم نہین کرتا ہے خدا تعالی کی مرضی تئین نہین پہونچتا ہے
آفت کونین مرید کے لیے مرشد کی رنجش وآزار مین ہے جو کوئی لغزش بعد مریدی کے مرید کیواسطے ہوتی
ہے تدارک اوسکا ممکن ہے لیکن مرشد کی رنجش وآزار کا تدارک کسی چیز سے نہین ہوسکتا آزار
ورنجش پیر کا مرید کے لیے شقاوت کی جڑ ہے العیاذ باللہ من ذالک پس جو خلل معتقدات اسلامیہ
مین اور جو فتور بجا آوری کام شرعیہ مین ہوتا ہے نتائج وثمرات رنجش وآزار پیر سے ہے کہ آخر کار

CHECKED
Checked 1987

خرابی مین ڈالیگا اور سوائے خرابی کے کوئی نتیجہ نہ دیگا چنانچہ اسی محل مین مرزا مظہر جانجانان نقشبندی مجددی مرحوم اپنے مکتوب مین فرماتے ہین کہ فقیر دوستون کی تقصیر سے ناامید نہین ہوتا ہے مگر دو چیز سے ایک دنیاداروں کے اختلاط سے اور دوسرے مریدون کی بداعتقادی سے کہ فی زماننا مردم زمانہ بیعت کرکے اپنے مرشدون سے بداعتقاد و نافرمان ہوکر خسران دنیا و آخرت مین ناحق مبتلا ہوتے اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہین کیونکہ یہ دونو امراض مہلکہ سے ہین اور لاعلاج ہین حضرت مجدد قدس سرہ اپنے رسالہ مبدء و معاد مین فرماتے ہین کہ حسن اعتقاد مرید کا و اطاعت و پیروی اوسکی افضلیت واکملیت مرشد مین ثمرات محبت سے اور نتائج مناسبت سے ہے اسلیے کہ سبب افادہ و استفادہ کا ہے حق تعالی جملہ مریدان و مسترشدان سلسلہ علیہ ہذا کو لغزش قدم سے بچاوے اور حسن اعتقاد و خلوص محبت پیران طریقت پر مستقیم رکھے آمین معلوم کرنا چاہیے کہ مثل مشہور ہے کہ کوئی بے ادب خدا تک نہین پہونچتا ہے فی زماننا مرید لوگ آداب مرشد کے نہین بجالاتے اور بعمداً رعایت شرائط مین قاصر ہوتے ہین پس خدا رسی سے محروم رہتے ہین عیاذاً باللہ پس جب مریدنے رعایت ادب نکیا اور اپنے تئین قاصر بھی بنجانا اور اپنے تصورات پر منفعل بھی نہین ہوا تو حضرات بزرگان دین کے برکات سے محروم ہے پس ادراک آداب صحبت و مراعات شرائط اس راہ کے مریدون کو ضروریات سے ہے تاکہ راہ افادہ و استفادہ مفتوح ہو و یدوم نفعہا نتیجۃ الی الصحبۃ و ثمرۃ الی الجلسۃ پس ضرور بلکہ واجب ہے کہ طالب و مرید لوگ تعظیم و تکریم و توقیر مرشد کی بحفظ آداب و مراتب کما حقہا حد سے زیادہ ملحوظ رکھیں کہ وسیلہ نجات ابدی کا اوسی مین مضمر ہے افسوس صد افسوس کہ فی زماننا مرید لوگ شرائط آداب مرشد سے محض ناواقف ہین اسیوجہ سے فیضان پیران طریقت سے محروم و ناکام ہوکر ضلالت مین گمراہ رہتے ہین اور مدارج علیا و مقاصد عظمی کو نہین پہونچتے ہین پس واسطے آگاہی مریدان و مسترشدان سلسلہ علیہ قادریہ رزاقیہ نظامیہ کے بطریق نصائح لکھا جاتا ہے کہ آداب شرائط مرشد کی انتہا نہین ہے مرید لوگ سے کہان ادا ہوسکتے ہین جسقدر کہ بجالاوین کمتر ہے چنانچہ بعض آداب و شرائط ضروریہ حوالہ قلم ہوتے ہین گوش ہوش صدق و یقین سے سننا چاہیے کہ مرید و طالب صادق اپنے صدق دل و حسن اعتقاد سے

روے دل اپنے کو سب طرف دنیا و مافیہا سے پھیر کر اپنے مرشد کیطرف متوجہ کرے اور اطاعت و تقلید و پیروی و اتباع مرشد مین اپنے تئین گم کرے کہ بجز تصور و خیال مرشد کے اور کوئی تصور و خیال نکرے اور مرشد کی موجودگی مین بے اذن مرشد کے نماز نوافل و اذکار مین معروف نہو اور مرشد کے حضور مین دوسرے کیجانب التفات نکرے اور بالکلیہ یعنے اپنے دل و چشم و گوش و بینی وغیرہ کے ساتھ مرشد کیطرف متوجہ ہوکر باادب بیٹھے مثل مشہور ہے کہ باادب بانصیب بے ادب بے نصیب حتے کہ کسی ذکر و شغل مین بھی بحضور مرشد مشغول نہو مگر جسوقت کہ جو کچھ مرشد حکم کرے و اجازت دے اوسکا مضائقہ نہین اور سواے نماز فرض و سنت کے کوئی نماز مرشد کے حضور مین ادا نکرے چنانچہ ایک نقل منقول ہے کہ کسیوقت مین کوئی بادشاہ تھا کہ وزیر اوسکا روبرو اوسکے کھڑا تھا اتفاقاً وزیر مذکور نے التفات اپنے کپڑے کیطرف کیا اور بند پارچہ کو درست کرنے لگا ناگاہ نظر بادشاہ کی وزیر مذکور پر پڑی دیکھا کہ اوسکی غیر کیجانب یعنے درستی پارچہ مین معروف ہے بادشاہ نے زبان عتاب سے فرمایا کہ مین جائز نہین رکھتا اور پسند نہین کرتا ہون اسبات کو کہ تو وزیر میرا ہوکر میرے حضور مین بند قبا کیطرف التفات کرے اس خطا پر اوسکو معزول کیا غور کرنا چاہیے کہ جسوقت وسائل دنیا کے لیے اسقدر آداب دقیقہ درکار ہین پس وسائل وصول الی اللہ کیواسطے بوجہ اتم و اکمل رعایت ان آداب کے لازم ہوگی مرید و طالب کو چاہیے کہ حتے الامکان ایسی جگہ مین نہ بیٹھے کہ سایہ مرید کا مرشد کے جامہ پر اور اوسکے سایہ پر پڑے اور مرشد کی جانماز پر پاون نرکھے اور مرشد کی جاے وضو مین طہارت نکرے اور مرشد کے ظروف خاص کو اپنے استعمال مین نلاوے اور مرشد کے حضور مین پانی نہ پیے اور کھانا نکھاوے اور کسی سے بات نکرے بلکہ کسی سے متوجہ نہو اور مرشد کے غیبت مین اوسکی نشستگاہ کیطرف پاون نہ پھیلاوے اور لعاب دہن اوس طرف نہ تھوکے اور جو کچھ مرشد سے نیک و بد صادر ہو اوسے صواب جانے اگرچہ ظاہر مین صواب نہو اسواسطے کہ مرشد جو کچھ کرتا ہے

الہام سے کرتا ہے اور اذن سے کام کرتا ہے اس تقدیر مین گنجائش اعتراض کی نہین ہے اور اگر بعض صورتون مین الہام مرشد مین خطا نداہ یا دے تو بھی ملامت واعتراض مرشد پر جائز نہین ہے کیونکہ خطاے الہامی خطاے اجتہادی کے رنگ مین ہے اور علاوہ اسکے جب مرید کو ایک قسم کی محبت اپنے مرشد سے پیدا ہوئی پس نظر محب مین جو کچھ محبوب سے صادر ہوتا ہے وہ محبوب معلوم ہوتا ہے اسوجہ سے مجال اعتراض کی نہین ہوتی اور جملہ امور کلیہ وجزئیہ مین اقتدا مرشد کی کرے کھانے مین پینے مین سونے مین اور عبادت کرنے مین نماز کو مرشد کے طور پر ادا کرنا چاہیے اور رفتہ کو مرشد کے عمل سے اخذ کرنا چاہیے اور کسی اعتراض کو حرکات وسکنات مرشد مین راہ ندے اگرچہ وہ اعتراض مقدار مین رائی کے دانے کے برابر ہو اسواسطےکہ اعتراض مین سواے حرمان کے کوئی نتیجہ نہین ہے اور طلب خوارق وکرامات اپنے مرشد سے نکرے اگرچہ وہ طلب بطور خواطر ووسواس کے ہو چنانچہ مشہور ہے کہ کسی مومن نے کسی پیغمبر سے معجزہ طلب کیا تھا معجزہ طلب کرنے والے لوگ کفار واہل انکار ہین اگر کوئی شبہہ دل مین پیدا ہو تو مرید کو چاہیے کہ اوسکو بلا توقف اپنے مرشد سے عرض کرے اگر مرشد سے حل نہو تو اوسکو اپنے قصور فہم پر محمول کرے کسی نقصان کو مرشد کیجانب عائد نکرے اور جو واقعہ ظاہر ہو اوسے مرشد سے پوشیدہ نرکھے اور تعبیر واقعات کی مرشد سے طلب کرے اور جو تعبیر کہ خود طالب ومرید پر منکشف ہو اوسکو بھی خدمت مین مرشد کی عرض کرے اور صواب وخطا مرشد سے دریافت کرے اور اپنے کشف پر اعتماد نکرے کہ حق باطل کے ساتھ ملا ہوا ہے اور صواب خطا کے ساتھ مختلط اور بے ضرورت اور بلا اجازت مرشد کے مرشد سے جدا نہو کہ خلاف ادب ہے اور آواز اپنی کو آواز مرشد پر بلند نکرے اور بلند آواز سے مرشد کے حضور مین بات نکرے کہ کمال بے ادبی ہے مرید کو جو فیض وفتوح کسی اور مشائخ سے پہونچے اوسکو پیر کے واسطے سے تصور کرے اور اگر مرید خواب یا مراقبہ یا غفلت مین

دیکھے کہ کس طرح کا فیض کسی دوسرے شیخ سے پہونچا ہے اوسکو بھی اپنے مرشد سے تصور کرے
هٰکَذَا فِی کُتُبِ التَّصَوُّفِ وَعَلَیْہِ الْعَمَلُ مِنَ السَّلَفِ الْخَلَفِ اور جو طالب و مرید چاہے کہ وصول
الی الحق حاصل کرے چاہیے کہ اوامر و نواہی و محامد و مذمائم سے بوجہ احسن مطلع و آگاہ ہوکر اختیار اوامر
و محامد مین اور ترک نواہی و مذمائم مین مطابق احکام شریعت کے جدّ و جہد کرے کہ ملکہ و عادت ہوجاے
اب جاننا چاہیے کہ طالب کو جن امور کا اختیار کرنا ضرور ہے وہ یہ ہین طہارت و تقوی و عفت
و صدق و قناعت و رحم و رقت قلب و تسویہ ظاہر و باطن و تزکیہ نفس و جمعیت حواس
و زہد و عبادت و حلم و تمیز و قلت طعام و قلت منام و قلت کلام و قلت صحبت عوام و مطالعہ
کتب حقیقۃ الحقائق و صحبت عرفا و سخاوت و غنا و تسالم و کثرت ذکر خدا تعالے و عجز
و انکسار و صفوت و تصفیہ قلب وغیرہ جو قبیل افعال حمیدہ سے ہون اور جن امور کا ترک
کرنا ضروریات سے ہے وہ یہ ہین غفلت و طمع و شہوت و غرور و کبر و بغض و حسد و قساوت
و بد اخلاقی و ریا و حرص و محبت دنیا و صحبت غیر عارف عوام الناس و کذب و افترا وغیرہ
جو قبیل افعال ذمیمہ سے ہون جبکہ طالب و مرید مالک اس قسم ترک و اختیار کا ہو کہ منہیات
شرعیہ سے زینہار خواب مین بھی مرتکب نہو اور جملہ محامد اوس سے بالکل بلا قصد و ارادہ
صادر ہون کہ ارشادات مرشد پر عامل و ضابط ہو کہ ہرگز تساہل و عدول برخلاف مرشد کے
اوس سے راہ نپاوے پس ایسے طالب صادق کو چاہیے کہ اپنے تئین اپنے مرشد کے
کلام پر بے اختیار کرے اور جو کچھ مرشد فرماوے اوسکو گوش دل سے سنکر اور اوسکی
کنہ و حقیقت پر پہونچکر بلا تجاوز و تفاوت سر مو عمل کرے اور بجا آوری احکام مرشد مین
اسقدر مستعد ہو کہ جان دینا گوارا کرے مگر عدول حکمی مرشد کی زینہار جائز نرکھے اور
اعتقاد اور اعتماد سخن و کلام مرشد کا اسقدر دل مین متمکن کرے کہ اگر جمیع فضلا و علما و
محققین عالم جمع ہوکر اوسکے پاس آوین اور جو مسئلہ کہ اوسکے مرشد نے بیان کیا ہے
خلاف اوسکے بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ وہ سب بیان کرین تو وہ مرید و طالب زینہار

اوسپر اعتماد نکرے اور یقین جانے کہ یہ علماء محققین عالم خطاء و غلطی پر ہین حق وہی ہے کہ جو مرشد نے ارشاد کیا ہے بعد اوسکے مرید و طالب اپنے تئین جمیع ارادات و خواہش ہا سے خالی کر کے اختیار مین مرشد کے کر دے اس طرح سے کہ جو مرشد کی مرضی ہو وہی اوس سے صدور پاوے جیسا کہ تقلید رقاصہ کی ہے کہ وہ اپنے حرکات و سکنات مین اختیار نہین رکھتی ہے بلکہ باختیار اوستاد ہوتی ہے جسطرح اوستاد اوسکا نچاتا ہے اوسطرح وہ ناچتی ہے پس اسیطرح مرید و طالب کو چاہیے کہ اپنے نفس کو اختیار مین مرشد کے کر دے جو راہ مرشد چلاوے اوسی راہ پر چلے خود مختاری نکرے جب اس طریق پر کمال کو پہونچے تو چاہیے کہ تصور مین مرشد کے مشغول ہو اسی طرح پر کہ صورت مرشد کو بعینہ اپنے دل نیلوفری کے اندر تصور کرے کہ جمیع خال و خط و اعضاء وغیرہ سے شکل مرشد کو اپنے دل مین صاف معائنہ کرے کہ ہر وقت مین ہمیشہ نظر رکھے کہ صورت دل کی بعینہ صورت مرشد کی ہو جاوے ظاہر دل کا ظاہر مرشد کا باطن دل کا باطن مرشد کا بلکہ اوس سے بھی زیادہ ترقی کرے کہ ہر ایک اعضاء اپنے کو اعضاء مرشد مین محو کر دے اسقدر کہ خود نرہے جو کچھ رہے سو مرشد رہے هٰكَذَا التَّعْلِيمُ فِي السِّلْسِلَةِ الْقَادِرِيَّةِ الرَّزَّاقِيَّةِ النِّظَامِيَّةِ مِنَ الْمُرْشِدِينَ الْكَامِلِينَ الْعَارِفِينَ نَوَّرَ اللّٰهُ مَرَاقِدَهُمْ بِنُورِ الصِّدْقِ وَالْيَقِينِ پس طالب صادق کو چاہیے کہ اپنے اعتقاد کو مرشد سے بہت صحیح رکھے اور وسواس شیطانی سے اپنے عقیدہ مین لغزش ندے اگر خدانخواستہ مرشد سے منحرف ہوا تو بزرگان دین سے بلکہ رسول مقبول صلعم سے منحرف ہوا اور انحراف رسول مقبول صلعم سے معاذ اللہ عین انحراف خدا تعالیٰ سے ہے پھر سواے دوزخ کے کہین ٹھکانا نہوگا سمجھنا چاہیے کہ ایمان کیا چیز ہے فقط اعتقاد ہے کسینے خدا تعالیٰ کو اور رسول خدا صلعم کو آنکھ سے نہین دیکھا ہے فقط عقیدہ پر ایمان لائے ہین پس ایسا ہی عقیدہ کا درست رکھنا مشائخ کرام و پیران طریقت سے چاہیے بشرطیکہ موافق شریعت و طریقت کے ہو مریدون اور طالبون کو علی الخصوص تقلید و اتباع مرشد کے جمیع امور مین و فرمانبرداری و خدمتگذاری اس طرح پر کہ زنہار عدول حکمی مرشد کی بوجہ من الوجوہ جائز نرکھے واجب و لازم ہے جہانتک ہو سکے دریغ و قصور نکرے

کہ یہی وسیلہ نجات و مغفرت کا ہوگا اسواسطے کہ رضامندی و خوشنودی مرشد کی عین رضامندی
و خوشنودی خدا و رسول ص کی ہے اور ناخوشی و خلاف مرضی مرشد کی عین ناخوشی و خلاف مرضی خدا
و رسول ص کی ہے اور جو کوئی بے ادبی اور گستاخی بحق مرشد مرید و طالب سے صادر ہوگی وہ
گستاخی و بے ادبی عین خدا و رسول کے ساتھ ہوگی ہرگاہ محبت مرشد کی عین محبت خدا و رسول
کی ہے پس مرید و طالب کو چاہیے کہ بدل و جان محبت دلی مرشد سے رکھے اور اپنے جان و مال
کو مرشد پر فدا و نثار کرے اگر اوسکو محبت خدا و رسول ص کی درکار ہے اسواسطے کہ مرشد کی محبت
سے محبت خدا و رسول ص کی حاصل ہوگی اول چاہیے کہ طالب اپنے تئیں فنا فی الشیخ کرے بعد اسکی
توجہ مرشد سے مرتبہ فنا فی الرسول کا اوسکو حاصل ہوگا بعد اسکے بتصرف رسول مقبول صلعم
مرتبہ فنا فی اللہ کو پہونچیگا انشاء اللہ تعالے شاہ تراب علی قلندر کاکوروی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب
شرائط الوسائط میں فرماتے ہیں کہ آداب مرید کے ساتھ شیخ و مرشد کے اوپر دو قسم کے ہیں
صوری و معنوی لیکن آداب صوری نگہداشت شرائط خدمت و رعایت قواعد حرمت
لیکن نہ اس مرتبہ پر کہ افراط کو پہونچے مانند اکرام یہود و نصاری کے جو خاص حضرات عزیز
نبی اللہ و عیسے روح اللہ علیہما السلام کیواسطے تھا اور نہ اس مرتبہ پر کہ تفریط پیدا ہو کہ تضیع
حقوق مرشد و سلب خدمت و حقیقت مرشد کی ظاہر ہو پس مرید کو رعایت آداب کے ساتھ مرشد
کی پر ضرور ہے کہ علامت تقرب باخدا ہے اما آداب معنوی کے ہفت اقسام ہیں اول خلوص نیت
و پاکی عقیدت ساتھ مرشد کے اور خالی ہونا خیالات فاسدہ سے اسواسطے کہ مرشد طبیب الٰہی
ہوتا ہے امراض دین کا اور دل مرید کا معالج ہوتا ہے دویم سننا کلام مرشد کو بطوع و رغبت
بگوش و ہوش یقین و بدل نہ بگوش آب و گل اور اگر مرید ایسا نکریگا تو اوسکو کچھ
فائدہ نہوگا بلکہ وہ خراب ہوگا سیوم کتمان اسرار مرشد چہارم صبر کرنا فرمودہ مرشد پر
اسواسطے کہ صبر مفتح مراد ہے اور عدول موودی بفساد ہی پنجم عدم اعتراض ہے اوپر اقوال
و افعال و احوال مرشد کے کما قال اللہ تعالی لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ ھُمْ یُسْئَلُوْنَ چاہیے کہ جو کچھ

مرشد فرماوے گا ہے انکار نکرے بلکہ حق جانے ششم دیدۂ عیب و زبان طعن کو کردار مرشد مین
بند رکھے اگرچہ کردار مرشد ظاہر مین زشت معلوم ہو لیکن باطن مین درست ہوگا ہفتم مرید اپنے
اپنے مرشد کا امتحان نکرے اسواسطے کہ امتحان تصرف ہے اور ناقص کو کامل مین تصرف نہین ہوتا
پس جسوقت طالب صادق کو ساتھ اپنے مرشد کامل کے ارادت پیدا ہو تو چاہیے کہ ملازمت
مین مرشد کی حاضر رہے و رعایت آداب شیخ و شرائط خدمت بجا لاوے و بوجہ من الوجوہ
خدمتگذاری و فرمانبرداری مرشد مین دریغ و قصور نکرے و نیز آداب مرید سے ہی کہ جو کچھ
مرشد سے سُنے اوسکو اپنے دل مین یاد رکھے بلکہ اوسکو واسطے یادداشت کے لکھ رکھے
کہ فراموش نہو کیونکہ حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ اپنے مرشد سے نقل کرتے ہین
کہ اونہون نے فرمایا کہ زہے سعادت اوس مرید کی کہ جو کچھ اپنے مرشد سے سُنے اوسکو
گوش ہوش سے سُنے اور اوسکو لکھ رکھے کہ بعدد ہر حرف کہ قلم سے نکلیگا ثواب
طاعت ہزار سالہ اوسکے نامۂ اعمال مین ثبت ہوگا اور بعد مرنیکے جگہ اوسکی علیین مین
ہوگی اور بعض مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مین آیا ہے کہ مرشد نائب رسول اللہ
صلعم کا ہے متابعت شریعت و حفظ مراتب مرشد کا بعینہ متابعت محمد اور رسولؐ ہے اور
تعظیم نائب کی عین تعظیم منیب کی ہے اور سلوک طریق بدون متابعت مرشد کے محال ہے
پس مرید کو چاہیے کہ اپنے مرشد کو بشرطیکہ متقی و متشرع ہو بہتر سب شیوخ زمانہ
سے جانے کیونکہ اصل اس راہ مین صدق ارادہ و صدق اعتقاد ہے جسقدر مرید صادق الارادہ
ہوگا اور یہ جانیگا کہ مانند بہتر ہے مرشد کے دنیا مین کوئی دوسرا شیخ کامل نہین ہے
اوسیقدر اپنے مطلب کو بہت جلد پہونچیگا ورنہ محروم رہیگا اور روز محشر عند اللہ ماخوذ
ہوگا مرید کو چاہیے کہ مرشد اوسکا جس کام کو حکم کرے بسر و چشم انصرام اوسکا کرے
و حتے المقدور اوسمین اہمال نکرے ورنہ مردود ہوگا چنانچہ کتاب رشحات مین در حال
خواجہ شمس الدین فرکیتے ہے کہ وہ مریدان معتبر خواجہ بزرگ سے تھے مذکور ہے کہ ایکروز

گھر مین خواجہ بزرگ کے کوئی شخص مہمان آئے تھے اور اونکو آب روان احتیاج تھا فرمایا کہ جلد پانی لو جریا
سے لاؤ اونہون نے تعمیل حکم مین قصور کیا اور سستی کو کام فرمایا بعد ایک مدت کے خدمت مین مرشد
کے حاضر ہوے اور عذر کیا کہ فلان سبب سے تعمیل حکم نہو سکی خواجہ بزرگ نے کہ اونسے ناخوش
تھے فرمایا کہ اے شمس الدین میرے حکم کی تعمیل مین اگر تو گردن اپنی کٹاتا اور خون اپنا دریا مین بہاتا
تو تیرے حق مین بہتر ہوتا اس عذر سے جو تو کر رہا ہے چنانچہ بعد چندے خواجہ شمس الدین کو عارضہ
دماغی عارض ہوا کہ اوسمین جان بحق ہوے اور اپنے مرشد سے مہجور رہے و علی ہذا کسی مشائخ نے
حضرت جنید بغدادی قدس سرہ سے پوچھا کہ آپنے یہ مدارج و معارج کہانسے حاصل کیے آپنے فرمایا
کہ مین مدت چالیس برس کامل اپنے مرشد حضرت سری سقطی قدس سرہ کے آستانہ پر ایک قدم
سے کھڑا رہا اور کشائش کار اونسے طلب کرتا رہا آخر الامر اونکی برکت و فیضان سے یہ درجات مجھکو
ملے کرامت الاولیاء مین شیخ نظام سے منقول ہے کہ شیخ نور العین فرزند حضرت شیخ اشرف جہانگیر
ایک مرتبہ امراض صعب مین علیل ہوے کہ اطباء اونکے علاج سے عاجز آئے ایک طبیب یونانی
آیا اور اوسنے ایک روغن واسطے مالش کے اونکے واسطے تجویز کیا کہ اوسمین اسیقدر
گوشت آدمی کا درکار تھا اوس زمانہ مین حضرت شاہ اشرف جہانگیر روم مین تشریف رکھتے
تھے سب مرید لوگ حیران ہوے کہ گوشت آدمی کا کیونکر بہم پہونچیگا قاضی محمد رومی کہ مریدان
حضرت شاہ سے تھے یہ سنکر صحرا کو گئے اور داہنا ہاتھ اپنا کاٹکر بائین ہاتھ مین رکھکر پوشیدہ
اوس طبیب یونانی کو دیا کہ روغن مجوزہ تیار کرو چنانچہ بعد استعمال اوس روغن کے مریض
کو تخفیف مرض ہوئی جب حضرت شاہ اشرف جہانگیر سفر سے معاودت کر کے اپنے مکان پر تشریف
لائے یہ حکایت سنکر قاضی زادہ کو اپنے پاس بلاکر معارف مین کچھ فرمایا اور اونکے دست
بریدہ پر دم کیا فی الفور اونکے دست بریدہ مین گوشت جمنا شروع ہوا تھوڑی دیر مین دست
بریدہ جیسا تھا ویسا سالم و ثابت ہو گیا پس مرید کو چاہیے کہ عدول حکمی و نافرمانی مرشد کی کسیطرح
جائز نرکھے اور پسند نکرے بہر حال مطیع و منقاد مرشد کا بدل و جان رہے تاکہ واضح ہو کہ مرید کیلیے

کیا معنے ہین اور یہ مریدی کیا چیز ہے مریدی عبارت ہے بیعت سے جو مطابق شریعت و طریقت کے ہو اور بیعت عبارت ہے توبہ کرنا اللہ تعالے سے کما قال اللہ تعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا اور عہد کرنا ترک مناہی شرعیہ پر کما قال اللہ تعالی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝ اور بیعت رسول اللہ صلعم کے سلسلہ مین بزرگان دین کے جسکا سلسلہ رسول خدا صلعم تک صحیح ہو لپس مرشد کو چاہیے کہ رہنمائی مرید کی طرف راہ خدا و صراط مستقیم کے موافق قرآن و حدیث کے و مطابق شریعت و طریقت کے اور مرید کو تابعداری اور فرمانبرداری مرشد کے بجمیع الوجوہ کہ کسیطرح عدول حکمی نافرمانی مرشد کی کسی امر مین صادر نہو واجب ہے بلکہ مضبوطی عقیدہ کی پر زور رہے کہ بجا آوری احکام مرشد مین بوجہ من الوجوہ دریغ و قصور نکرے اور وساوس شیطانی سے اپنے عقیدہ کو مرشد سے فاسد نکرے کہ فساد عقیدہ سے ضلالت و فضیحت دنیا و آخرت متصور ہے خدا محفوظ رکھے فی زمانناً مرید لوگ حقیقت و ماہیت مرشد سے خبردار نہین ہین اسوجہ سے عظمت و منزلت مرشد کی نہین جانتی ہین اور براہ انحراف برخلاف مرشد کی عمل کرتی ہین اسواسطے فیضان مرشد سے محروم رہتی ہین مع وصول الی اللہ سی ناکام بلکہ عند اللہ ماخوذ و عند الناس مطعون ہوتے ہین اور یہ لوگ دنیادار ہین انکو طلب خدا امر کو نہین محبت دنیا مین اور رسم کرتی ہین ایسی اشخاص دنیادار کی بیعت عند اللہ معتبر و مقبول نہین ہے عاقبت مین مواخذہ اسکا عند اللہ ضرور ہوگا اوسوقت سوائے تاسف و تحسر کے اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا ۵ غافل مہوش باش اجل عنقریب ہے + مریدون کو چاہیے کہ اپنی موت کو یاد کرین اور خدا کا خوف کرین اپنے تئین خراب نکرین اختیار اوامر و محامد و ترک نواہی و مآثم مین کوشش کرین اور طریقہ پر مرشد کے جو موافق شریعت و طریقت کے ہو چلین برگشتگی مرید کی مرشد سے نتیجہ بد دیتی ہے کہ مرید کی دنیا و دین ہر دو نون خراب ہوتی ہین کما قال اللہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا عقلمند کو انجام کار سوچنا پر ضرور ہے ٭ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مریدی و بیعت کو دل لگی نہ سمجھنا چاہیے یہ ٹھٹھا نہیں ہے کہ جہان اور کھیل کھیلتے ہین یہ بھی کھیل کھیلا جس کیسکو پایا ہاتھ پکڑ لیا اور جب چاہا چھوڑ دیا ایسی حرکت بیہودہ کا انجام دیکھنا چاہیے کہ کسقدر خرابی و فضیحتی دنیا و آخرت مین ہوگی کہ سواے دوزخ کے کہین ٹھکانا نہوگا معاذ اللّٰہ من ذالک

ہان اگر کوئی پیر بے پیر براہ نفسانیت و شرارت و خباثت و جہالت و ضلالت اپنی مرید کو شرک و کفر و بدعت وغیرہ ممنوعات شرعیہ برخلاف شریعت و طریقت تعلیم کرے تو مرید اوسکو زنہار تسلیم نکرے بلکہ ایسے پیر کو شیطان سمجھے کہ یہ شیطان بصورت انسان راہ خدا سے گمراہ کرتا ہے ایسے شیاطین فساق و فجار مشرکین و مبتدعین کی بیعت جو خود شرک و کفر و بدعات وغیرہ ممنوعات شرعیہ مین گمراہ ہین ہرگز جائز نہین اس زمانہ مین اکثر لوگون نے پیشہ کمائی کا مقرر کر لیا ہے کہ اپنے تئین وضع مشائخ بصورت بنا کر بطمع دنیا مرید کرتے پھرتے ہین اور مکر و فریب سے بندگان خدا کو مرید کرکے ضلالت شیطانی مین پھنساتے ہین اور راہ خدا سے گمراہ کرتے ہین اور وہ خذلان تسخیر عقلی سے دام تزویر و تغلیل ایسا کچھ بچھاتے ہین کہ عوام بلکہ خواص بھی اونکے فریب مین اکثر گمراہ ہوتے ہین اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہین پس اخوان السلام کو ایسے اشخاص ضالین و مضلین سے گریز و پرہیز لازم ہے احیانا اگر نا واقفیت مین اسطرح اتفاق ہو کہ لاعلمی مین کسی شخص ضال و مضل کی بیعت کی و مرید ہوا اور بعد بیعت کے ضلالت و تضلیل اوس پیر شیطان کی مرید پر ظاہر ہوئی تو فی الفور مرید اوس سے فسخ بیعت کرے اور جناب الٰہی مین توبہ و استغفار کرکے شخص عارف باللہ و متقی صاحب شریعت و طریقت کیطرف بلا تامل و توقف رجوع کرے کیونکہ شیاطین بصورت انسان پردہ مین پیران طریقت کی بندگان خدا کو گمراہ کرتے ہین اور جاہل لوگ ایسے شیاطین کے دام مکر و فریب مین پھنستے ہین مثل مشہور ہے کہ ہر جیسے کو تیسا موذی کو پیسا جیسا لوگ برسم دنیا اشخاص خلاف شرع کی گرویدہ ہوتے ہین اور مرسوم زمانہ سے بنام بیعت اشخاص ضالین و مضلین کو مرید ہوتے ہین وہ بھی اپنے کردار کی [illegible]

فرماتے ہین کہ اپنے پیرون سے بد اعتقاد ہوکر ملعون خلائق ہوتے ہین پھر پچھتاتے ہین افسوس
صد افسوس کہ اس زمانہ قرب قیامت مین اکثر اشخاص جو براہ خدا اسفہا اور بکار دنیا عقلا ہین باوجود
عقل رسا و فطانت وزکا چشم بینا و گوش شنوا کی دیدہ ودانستہ اپنی شامت اعمال سے اشخاص
خلاف شرع سے جو تارک الصلوۃ و مرتکب منہیات شرعیہ کی صریح ہین بے تامل بیعت کرتے ہین
و بتقلید شخص ضال و مضل گنہگار خدا کی ہوکر صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ کے مصداق بنتے ہین اور ٹھکانا اپنا دوزخ مین بناتی ہین
آنکھو مین پردہ غفلت کے پڑے ہین شیطان نے دل انکا مضبوط پکڑا ہے دوست و دشمن کو نہین
پہچانتے ہین حسن و قبح مین تمیز نہین کرتے ہین شرک و کفر و ضلالت و فضیحت مین گرفتار ہوکر خدا سے
دور ہین ابد الآباد کو دوزخ مول لیتے ہین اسطرح کی بیعت خلاف شرع ہرگز جائز و صحیح نہین ہے
یہ پیری مریدی حرکت شیطانی ہے بروز حشر میدان محشر مین اسکا حال معلوم ہوگا غافلو
اب بھی بیدار و ہوشیار ہو آنکھ کھولو خدا سے ڈرو اپنے دلون مین انصاف کرو کہ جو شخص خود تارک الصلوۃ
و مبتدع بدعات سیئہ اور مرتکب ممنوعات شرعیہ کا ہوگا وہ دوسرونکو راہ خدا کی ہدایت کیا کریگا
ایسا شخص تو خود خدا سے دور ہے پس ایسے اشخاص بیہودہ سے جو امور خلاف عادت صادر ہوتے ہین
کہ جنکو جاہل و احمق لوگ کرامت کہتے ہین یہ ہرگز کرامت نہین ہے کمال غلط فہمی گمراہونکی ہے بلکہ اسکو
استدراج کہنا چاہیے کہ جیسا فقرا ہنود و پادریان عیسائی و غیرہم کفار و مشرکین سے ایسے امور
خلاف عادت واقع ہوتے ہین پس اونکو بھی اولیا کہو اور انسے عقیدت رکھو سے خلاف پیمبر
کسے رہ گزید ✝ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ✝ پس جو کوئی مسلمان برائے نام خلاف طریقہ رسول اللہ
صلعم کے و خلاف شرع شریف کے عمل کریے وہ ہرگز ولی صاحب کمال نہین یہ نہایت غلط گالی
گمراہونکی ہے خدا بچاوے کَمَا فِی الْبُخَارِیِّ وَالْمُسْلِمِ عَنْ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ برادران
مسلمانان کو مناسب بلکہ واجب ہے کہ جب بتوفیق الٰہی قصد بیعت و ارادت متعلق ہو اور جس کسی
شخص حق پرست عارف باللہ کیطرف دل رجوع ہو تو پہلے اوس عارف باللہ کی خدمت مین حاضر ہوکر

صحبت پیدا کرے اور اوسکی اوقات وعادات کو بغور تمام دیکھے اگر عمل وکسب اوسکا مطابق قرآن وحدیث
کے معارف وحقائق مین پاوے تو اپنی عقیدہ کو اوسطرف مضبوط کرے اور خدمت وبجاآوری آداب
مین اپنی عادت کرے ہرگاہ دل اوسکا اوسکی طرف مانوس ومالوف ہوا اور عقیدہ اوسکا اوسکی جانب
کو اسطرح پر مضبوط ہو کہ پھر لغزش نہو پس اوسوقت اوس عارف باللہ کی دست حق پرست پر مشرف
بہ بیعت ہو مضائقہ نہین کہ درین صورت امید نیل مرام کی بھی متصور ہے اور فی زماننا جو لوگ بغیر
دیکھے و سمجھے ہر کسیکا ہاتھ پکڑ لیتے ہین اور مرید ہوتے ہین اور پیر اپنا بناتے ہین اور اوس پیر کی حقیقت
و ماہیت سے خبردار نہین ہوتے ہین گویا کہ مثل دیگر رسومات دنیا کے بلا اعتقاد یہ رسم بیعت بھی ادا
کرتے ہین وحفظ مراتب اوسکا نہین جانتے ہین اور بعد مریدی کے جب وہ پیر ناشخص اپنے
حقوق مروجہ ممنوعہ طلب کرتا ہے اور واسطے ضیافت ونذر ودیگر فتوحات معینہ معمولی کے
مرید کو تنگ پکڑتا ہے اور وہ اوسکے امکان مین غیر ممکن ہے پس یہ مرید اوس پیر ناشخص سے
بدعقیدہ ہوکر بیعت کو توڑتا ہے اور عقیدہ فاسد کرتا ہے پس ایسے دونون پیر ومرید اغوار
شیطانی سے ملوم ومطعون خلائق ہوتے ہین اور قیامت مین خدا تعالے کے سامنے جو کچھ
کیفیت وحالت ان دونون بدکردار کی گذریگی محشر مین بروز حشر معلوم ہوگی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی
وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ پس
احقر بیچمیر محض بتوفیق الٰہی مخصوص واسطے برادران دینی مریدان ومسترشدان سلسلۂ علیہ
قادریہ رزاقیہ نظامیہ شاکریہ نجابتیہ حکیمیہ کی بپاس خیرخواہی عقبے کے بلا تعصب ونفسانیت
یہ نصیحت وہدایت لکھی راست براست بے کم وکاست ختم کرکے واسطے تاثیر وتوفیق
وارادۃ الطریق کے بحق خود واخوان دینی بارگاہ کبریائی مین داعی ومناجی ہے
اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا وَعَبِيْدَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْبَائِعِيْنَ بِرَسُوْلِكَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَالْمُرِيْدِيْنَ
فِي السِّلْسِلَةِ الْحَقِيْقِيَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ الْيَقِيْنِيَّةِ الْعَلِيَّةِ الْقَادِرِيَّةِ الرَّزَّاقِيَّةِ النِّظَامِيَّةِ
وَالَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ وَيُبَايِعُوْ مُسْتَقْبِلًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَأَقْدَامَهُمْ

علی الصراط المستقیم ونجنا وایاهم علی الاٰلا لتقلت الی المعاصی والمناهی وخلّصنا وایاهم من الابتلاء بالمفاسد والملاهی وارنا وایاهم حقائق الاشیاء کما هی بفضلك العمیم ووفقنا وایاهم بالاعمال الصالحۃ واعطنا وایاهم محبتك ومحبت رسولك واجعلنا وایاهم طریق السلوك الیك واحشرنا وایاهم فی زمرۃ عبادك الموحدین المتقین المفلحین وارزقنا وایاهم شفاعۃ الشافعین وادخلنا وایاهم فی شفاعۃ حبیبك محمد ن المجتبیٰ شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ۝ سید الانبیاء والمرسلین واسکنا وایاهم مع النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین ۝ فی وسط الجنان یاذا لبهما والامتنان والحمد لله علی الاتمام والاختتام والصلوٰۃ والسلام علی رسوله محمد سید الانام وعلی اٰله العظام واصحابه الکرام ۝

تمت

خاتمۃ الطبع بتوفیق اللہ الملک الوہاب کتاب لاجواب مشتمل بر نصائح وآداب مسمے بہ نصیحۃ المریدین فی آداب المرشدین مؤلفہ ابو الغنا جناب مولوی حافظ محمد عبد المجید صاحب دام فیوضہ خلف باشرف عالم اجل فاضل اکمل مولانا ابو الحیا حافظ شاہ محمد عبد الحلیم مرحوم مغفور فرنگی محل لکھنوی باہتمام خاکپائے فقرائے کرام و علمائے عظام ابو الحسنات قطب الدین احمد عفی عنہ الصمد بار اول ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ١٣٠٨ ہجری مطابق ماہ جنوری سنہ ١٨٩١ عیسوی در مطبع نامی واقع لکھنؤ طبع گردید

٨١٧٧
الف ٢٦

